By Dr. Shahnaz ...
Deptt of Urdu
Sri K.V. College

اکبر الہ آبادی کی شاعری

سید اکبر حسین نام۔ اکبر تخلص۔ قصبہ بارہ ضلع الہ آباد میں ۱۶ نومبر ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے والد سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم مکمل کی نہ ہو سکی تو ایک معمولی نوکری کر لی۔ لیکن علم کا شوق برابر رہا۔ رفتہ رفتہ ملازمت میں ترقی کرتے رہے۔ اور اس کے ساتھ تعلیم میں بھی۔ انگریزی زبان سیکھی اور قانون کا مطالعہ کیا۔ جب وکالت کی سند حاصل کی تو اکبر تحصیلدار ہو گئے۔ پھر منصف ہوئے اور بالآخر سیشن جج کے عہدہ تک پہنچے۔ ۱۹۰۳ء میں پنشن لے کر الہ آباد میں سکونت اختیار کی۔ ۱۹۲۱ء میں وفات پائی۔

اکبر نے گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا شروع کیا۔ [illegible] رشن تا فاسر شاہ عبدالحلیم شرر اور برج نرائن چکبست تھے۔ اس دور کے شعرا میں وحید الہ آبادی میں استاد فن مانے جاتے تھے۔ اکبر نے انہی کی شاگردی اختیار کی اور ان کی صحبت سے فیض پایا۔ وحید کے رنگ سے رنگ کا کلام اور اپنی وجدانی زندگی رنگ آتی ہے۔

اکبر کے کلام میں تمام اصناف سخن موجود ہیں غزل، مثنوی قطعہ، رباعی، مسدس، مخمس، غرض سب ہی کچھ ہے۔ لیکن ان تمام شہرت کی بنیاد ان کا سیاسی اور ظریفانہ کلام ہے۔

اکبر شاعری میں نئی طرز کے موجد تھے اور اسی طرز سے شہرت دوام حاصل کی لیکن ان کی شاعری ہنسی کا ہی مجموعہ ہے اور اکبر کی شاعری کا مقصد ہی اصلاح ہے تو ہنسی مذاق میں کرتے ہیں

لیں تنقید کی وہ چھپی ہوئی حقیقتوں کو آشکار کرتا ہے۔ اور کبھی کھلی باتوں پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ وہ طنز کرتا ہے مگر دکھ نہیں دیتا۔ وہ مذاق اڑاتا ہے مگر تحقیر نہیں کرتا۔ احترام، خدا کے وجود کا اقرار، اخلاق کی پرستش، اعمال کی کارفرمائی

اکبر کی شاعری کا نام قومی شاعری ہے اور یہی وہ نام ہے جو ان کے زمانہ میں قومی طرز کی شاعری کو چھوڑ کر نئے طرز کے لکھنے والوں مثلاً حالی شبلی، اور اقبال کے اقبال کے کلام کو حاصل ہوا۔ ہمارے اس خیال کی تائید خود اکبر کے قول سے بھی ہوتی ہے کہ

،، میں خیال کرتا تھا کہ قوم و مذہب کی افسوسناک حالت پر عمدہ اشعار جو حالی، شبلی اور میں نے لکھے ہیں اور نیز بعض دیگر حضرات نے ان کی پبلک نے چھپوائے

اکبر قومی شاعری کے میدان میں اپنے ہمعصروں سے ممتاز و بلند نظر آتے ہیں اکبر کا فکر کسی جماعت یا طبقہ میں محدود نہ تھا۔ وہ انسانیت اور کائنات کی وسیع فضا میں سانس لیتا تھا، وہ زندگی کے ہر پہلو اور انسانی دور کے ہر میدان تک رسائی رکھتا تھا۔ وہ انسان کے ضمیر اور اس کے مقاصد کی بلندیوں تک پہنچا تھا اکبر چاہتے تھے کہ انسان اپنے تنگ حلقہ میں محدود نہ رہے بلکہ اس دنیا کی ہر تحریک اور جد و جہد کو اس وسیع نظر سے دیکھے جو قوانین فطرت کی روشنی دیتے ہیں جس کے بغیر صحیح زاویہ نگاہ اختیار کرنا ممکن نہیں ۔

Shahnaj Ara.